سوال

(9) ایمان میں کمی بیشی کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے دلائل سے واضح کریں؟ (محمد خلیل چوہان، جلال بلکن، گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے:

فَأَمَّا الَّذينَ ءامَنوا فَزادَتهُم إيمـٰنًا... ١٢٤ ... سورة التوبة

"بے شک جو لوگ ایمان لائے ان کا ایمان زیادہ ہوتا ہے" اس مفہوم کی دیگر آیات کے لیے دیکھئے صحیح البخاری (کتاب الایمان، باب: 1 قبل ح 8)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً, وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ"

"ایمان کے ساٹھ سے زائد درجے ہیں اور حیا ایمان کا (ایک) درجہ ہے۔ (صحیح بخاری: 9 صحیح مسلم: 57/35، دارالسلام: 152)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من أحب للہ وأبغض للہ، وأعطى للہ ومنع للہ، فقد استكمل الإيمان"

"جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے بغض رکھے، اللہ کے لیے (مال) دے اور اللہ کے لیے (ہی مال) روکے تو اس کا ایمان مکمل ہے۔ (ابوداود: 4681 وسندہ حسن)

"الإيمان يزيد وينقص" ایمان زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے۔ (کتاب الایمان لابن ابی شیبہ: 14 وسندہ صحیح)

اس کے راوی یزید بن عمیر کو امام عبدالرحمان بن مہدی نے "قوم توار ثوا الصدق" میں سے قرار دیا ہے۔ (مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ :25 بتحقیقی، الموتلف والمختلف للدار قطنی 2/923)

اہل سنت کا یہی مسلک و موقف ہے کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

دیکھئے الشریعۃ للامام محمد بن الحسین الآجری (ص 116۔118) و شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ للالکائی (5/890۔964) وغیرہما۔

یہی عقیدہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا ہے، رحمہم اللہ اجمعین، جبکہ دیوبندیوں و بریلویوں کی کتاب عقائد نسفیہ (ص 92) میں لکھا ہوا ہے:

"الإيمان لا يزيد ولا ينقص"

"ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے"

دیوبندیوں کے نزدیک ایمان فقط تصدیق قلب کا نام ہے۔ دیکھئے حقانی عقائد الاسلام (ص 123، تصنیف عبدالحق حقانی و پسند فرمودہ محمد قاسم نانوتوی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حدثنا الهذيل بن سليمان أبو عيسى، قال: سألت الأوزاعي قلت: يا أبا عمرو! ما تقول في رفع الأيدي مع كل تكبيرة وهو قائم في الصلاة؟ قال: ذلك الأمر الأول وسئل الأوزاعي - وأنا أسمع - عن الإيمان فقال: يزيد و ينقص، فمن زعم أن الإيمان لا يزيد ولا ينقص فهو صاحب بدعة، فاحذروه!.

"ہمیں ہذیل بن سلیمان ابو عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا، میں نے کہا: اے ابو عمرو! آپ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جبکہ آدمی نماز میں کھڑا ہو؟ انھوں نے کہا: یہ پہلے والی بات ہے (یعنی اسلاف کا اسی پر عمل ہے) اور اوزاعی سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو انھوں نے فرمایا: ایمان زیادہ (بھی) ہوتا ہے اور کم (بھی) ہوتا ہے، جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا وہ شخص بدعتی ہے اس سے بچو۔ (جزء رفع یدین بتحقیقی :108، حسن ہے، قلمی بخط یدی ص 129)

تنبیہ:۔

میں نے جزء رفع یدین کے ترجمے میں "حسن ہے" لکھا تھا جو کہ کمپوزر کی غلطی سے: "ضعیف ہے" چھپ گیا، اس غلطی کی اصلاح مراجعت میں بھی رہ گئی، میرا طریق کار یہ ہے کہ میں ضعیف روایت کی وجہ بیان کر دیتا ہوں جبکہ جزء رفع یدین کے مطبوعہ نسخے میں ضعیف کی کوئی وجہ مذکور نہیں ہے۔ جزء رفع یدین کے عربی نسخے والی اصل پر بھی میرے ہاتھ سے بالکل صاف "اسنادہ حسن" لکھا ہوا ہے (قلمی ح 108) لہذا اپنے نسخوں کی اصلاح کر لیں۔

ہذیل بن سلیمان سے مراد فدیک بن سلیمان ہیں جس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت بیان کی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عام طور پر اپنے نزدیک صرف ثقہ ہی سے روایت کرتے ہیں، نیز حافظ ابن حبان نے بھی ان کی توثیق کی ہے لہذا فدیک "مذکور" حسن الحدیث ہیں۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 157ھ) کے اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمان کم اور زیادہ نہیں ہوتا وہ لوگ بدعتی ہیں۔ اعاذنا اللہ من شرھم (الحدیث :2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ](#)

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ72

محدث فتویٰ